كلمة المدير

مجلس شوریٰ کی اہمیت، ضرورت اور افادیت!

شوری اس معاملے کو کہتے ہیں ۔جس کے بارے میں مشورہ کیا جائے۔ "الشوری الامر الذی یتشاور فیہ" کسی معاملے میں باہمی سوچ بچار کرنا، رائے زنی کرنا، ایک دوسرے سے رجوع کر کے حتمی رائے پر پہنچنے کا نام مشورہ ہے۔ شوریٰ کا لفظ اسمبلی اور مجلس شوریٰ کے لئے بھی مستعمل ہے۔ (دائرہ المعارف ص۸۱۰)

قرآن حکیم میں مشورے کی اہمیت اور ضرورت کو بہت واضح کیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ انسانی زندگی کے اہم مسائل پر صحابہ کرامؓ سے باہمی مشاورت کریں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی آپ ﷺ کو حقیقت حال آگاہ فرمادیتے تھے۔ اس کے باوجود حکم دیا "و شاورھم فی الامر. (آل عمران ۳) "وامرھم شوری بینھم (الشوریٰ ۳۸)

آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں بعض اہم مسائل پر مشاورت فرمائی اور صحابہ کرامؓ کی دی ہوئی آراء، تجاویز اور مشوروں کو ذاتی رائے پر ترجیح دی۔ اور بسا اوقات کسی فرد واحد کی معقول رائے کو عملی شکل دی۔ جنگ بدر میں جگہ کی تبدیلی کا مشورہ حضرت حباب بن منذر نے دیا تھا کہ "فان الرای ان تجعل السماء خلفک فان لجات لجات الیه فقبل ذلک منی" آپ ﷺ نے خوشی اس رائے کو قبول فرمایا اور جنگ احزاب میں سیدنا سلمان فارسیؓ کی رائے پر خندق کھدوائی اسی طرح جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں مشورہ لیا۔ ان میں جو پڑھے لکھے تھے ان سے فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح جنگ احد میں آپ ﷺ کی ذاتی رائے تو یہ تھی کہ مدینہ میں رہ کر جنگ کی جائے۔ لیکن جب صحابہ کرامؓ کی کثرت نے یہ رائے دی کہ مدینہ سے باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے تو آپ ﷺ نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اور میدان احد میں معرکہ حق و باطل ہوا۔

مشاورت کے نتائج کچھ بھی ہوں ۔لیکن مشورے کی اہمیت اور ضرورت اپنی جگہ مسلم ہے۔ آنحضرت ﷺ کا صحابہ کرامؓ سے مشاورت کرنا اور اسکو عملی شکل دینا دراصل امت کیلئے عظیم سنت اور اسوہ حسنہ ہے۔ لہذا آپ کے بعد مشاورت کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور قدم قدم پر اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسکا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے بالخصوص امت کو درپیش مسائل پر مشورہ ہمیشہ جاری رہنا چاہیے۔ کسی بھی تنظیم ادارے، جماعت یا حکومت کی اصل روح اسکی شوریٰ ہے جتنی اچھی شوریٰ ہوگی اتنے ہی عمدہ اور پائیدار نتائج سامنے آئیں گے۔ اور اسکے فوائد وثمرات سے دوسرے مستفید ہونگے۔ شوریٰ کے معزز ممبران کو دیکھ کر ہی جماعت، تنظیم اور حکومت کے بارے میں اچھی یا بری رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ اچھے مشیر ہمیشہ اپنی جماعت کو سربلند کردیتے ہیں جبکہ نکمے اور نااہل مشیر اپنی جماعت کی "ناؤ" کو غرق آب کر دیتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مشورہ کن سے کیا جائے اور مجلس شوری کی تشکیل کیسے کی جائے۔ اگرچہ اس معاملے میں کوئی واضح تعلیمات تو نہیں ہیں لیکن غور وفکر، حالات، ماحول اور ضرورت کو پیش نظر رکھ کر اسکا فیصلہ کیا جاسکتا ہے اور ضرورت کے مطابق ہر شعبہ زندگی سے ماہرین، علماء، دانشور، مفکرین متخصصین شامل کیے جاسکتے ہیں۔

اس بات میں تو دو رائے نہیں کہ مشورہ ہمیشہ عقل مند، ذہین، معاملہ فہم

اور صاحب رائے شخص سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"استرشدوا العاقل ترشدوا ولا تعصوه فتندموا"

عقل مند سے مشورہ کرو ھدایت پاؤ گے اسکی نافرمانی نہ کرو کہیں تمہیں نادم نہ ہونا پڑے (الدر المنثور ص ۱۶۸)

اسی طرح مشورہ کرنے والا خسارے میں نہیں رہتا۔ بلکہ بہتر کام کی طرف رہنمائی مل جاتی ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے آپ نے فرمایا:

"من ارادامرا فشاور فیه وقضی هدی لأرشد الامور"

آپ نے مزید فرمایا:

"ماتشاور قوم قط الاهدوا . و أرشدوا امرهم ثم تلا، وامرهم شوری بینهم" (رواه البخاری)

عقیل فہیم کے ساتھ وہ شخص صاحب علم بھی ہو۔ تاکہ جس موضوع پر مشورہ طلب کیا جارہا ہے اس بارے میں وہ معلومات رکھتا ہو "ما لــه وما علیه" سے واقف ہو۔ اور اسکی روشنی میں رائے زنی کر سکے۔ ایسے لوگ ہی مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے اہل اور لائق ہیں۔ ممبران شوریٰ کو دیکھ کر ہی جماعت کے قد کاٹھ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس 10 اپریل 2005ء بروز اتوار مرکزی دارالعلوم جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہورہا ہے۔ جسکی صدارت سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب فرمائیں گے۔ یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں منعقد ہورہا ہے جب پاکستان بے شمار داخلی وخارجی مسائل سے دوچار ہے۔ اور عالم اسلام کو بھی بے شمار چیلنجوں کا سامنا ہے ایک طرف سیاسی افراتفری ہے بلوچستان میں عوام اور حکومت کے درمیان کشیدگی ہے عوام مہنگائی کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ تعلیم، صحت، اور دیگر بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ مال، جان، عزت وآبرو کا تحفظ نہیں۔ لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ تو دوسری طرف عراق، افغانستان، فلسطین کے مسائل پوری دنیا کے حالات پر اثر انداز ہورہے ہیں۔ اب ایران کے خلاف امریکی جارحیت واضح نظر آرہی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ایک دینی، دعوتی، سیاسی، سماجی تنظیم ہے جسکا دائرہ کار پورے پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ قریہ قریہ اس کی شاخیں ہیں۔ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے قابل قدر لوگ اس سے وابستہ ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا عقیدہ اور مسلک نہایت واضح ہے۔ کتاب وسنت پر مبنی اسکا منہج ہے۔ سلف صالحین، محدثین، فقہاء اور علماء کی آراء کو قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور انکی اسلامی تشریحات کی روشنی میں مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دعوت للّٰہیت، خلوص اور حب رسول ﷺ پر مبنی ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کا منبع ومصدر کتاب وسنت کو سمجھتی ہے۔ حق گوئی اور بے باکی ان کا طرہ امتیاز ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے دائرہ عمل میں ایک طرف ہزاروں مساجد اور مدارس ہیں جن میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ دعوت وتبلیغ کا مقدس فریضہ سرانجام دیا جارہا ہے تو دوسری طرف پاکستان کی سماجی اور سیاسی زندگی میں ان کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ان کا واضح اور دوٹوک موقف جمہوریت کی بحالی اور منصفانہ، آزادانہ انتخابات کے ذریعے عوامی حکومت کا قیام ہے۔ پاکستان کو ایک مکمل اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے جس کی داد اغیار بھی دیتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے موجودہ امیر سینیٹر علامہ پروفیسر ساجد میر کا تعلق ایک علمی خانوادہ سے ہے۔ ان کے جد امجد حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار ان ممتاز اور نامور علماء کرام میں ہوتا ہے جنھوں نے قیام پاکستان کے لئے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ لہذا آج ان کے خلف الرشید بھی پاکستان کے مقاصد اور اس کے تحفظ کیلئے وہی کردار ادا کررہے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی اکثر پالیسیاں موصوف پروفیسر ساجد میر کے فکر کی آئینہ دار ہیں۔ جو کہ اعتدال پسند اور قومی مفادات کے عین مطابق ہیں آپ کی جملہ پالیسیوں کو پوری جماعت کی تائید حاصل ہے اس کے باوجود مرکزی جمعیت اہل حدیث وقتاً فوقتاً مجلس شوریٰ کا انعقاد کر کے کھلے عام

اس پر بحث کرتی ہے اور اپنا نقطہ نظر واضح کرتی ہے تاکہ مستقبل کی پالیسیاں بنانے، آئندہ کی منصوبہ سازی کرنے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کیلئے بہترین راہ عمل اختیار کیا جاسکے۔

موجودہ اجلاس بھی اس سلسلے کی ایک کوشش ہے ہم یہ اجلاس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد کرنے پر دلی مسرت وانبساط کا اظہار کرتے ہیں مجلس شوریٰ کی میزبانی کو اپنے لئے شرف سمجھتے ہیں اور مرکزی قائدین کے شکرگزار بھی ہیں۔جنہوں نے جامعہ سلفیہ کو میزبانی کا اعزاز بخشا۔یہ بات تمام ممبران شوریٰ کیلئے بھی باعث صدافتخار ہوگی کہ یہ اجلاس ایک ایسے موقعہ پر منعقد کیا جارہا ہے جب جامعہ اپنی تعلیمی، تدریسی، تربیتی، اصلاحی اور دعوتی خدمات کے پچاس سال مکمل کرچکا ہے۔5 اپریل 1955ء سے 5 اپریل 2005ء تک نصف صدی کا یہ طویل سفر بے شمار کامیابیوں، کامرانیوں کی ایک لازوال داستان ہے۔جسکی مکمل تفصیلات بہت جلد منظر عام پر آرہی ہیں۔

ان شاء اللہ.

شوریٰ کے انعقاد پر ہم چند ایک تجاویز وآراء بھی پیش کررہے ہیں۔ امید ہے مجلس شوریٰ ان پر خصوصی توجہ فرمائے گی۔

اس میں شک نہیں کہ اہل حدیث ہمیشہ دلیل کی زبان میں بات کرتے ہیں جو موقف بھی اختیار کرتے ہیں اسکے اثبات کیلئے واضح اور ٹھوس دلائل رکھتے ہیں۔لہذا آئندہ جو بھی راستہ اختیار کیا جائے اس میں مصلحت اور شخصیت پرستی کی بجائے حقائق پر مبنی دلائل کو مدنظر رکھا جائے۔تاکہ اہل حدیث کا امتیاز دوسروں پر واضح ہوسکے۔

اہل حدیث کبھی لاعلم اور جاہل نہیں ہوتا۔بلکہ ہمیشہ علمی اور تحقیقی مسائل میں دلچسپی لیتا ہے۔لہذا آئندہ اس طرہ امتیاز کو مزید تقویت دی جائے۔جس کے لئے ایسے مدارس اور جامعات کی حوصلہ افزائی کی جائے جو درس وتدریس کے ساتھ ساتھ علمی وتحقیقی کاموں میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔اور انکی مادی ومعنوی مدد کی جائے۔

دعوت وتبلیغ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا اسلوب اور طریقہ کار کبھی جارحانہ نہیں رہا کیونکہ ان کی دعوت خالص کتاب وسنت پر مبنی ہے لہذا زیادہ سے زیادہ لوگوں تک یہ دعوت پہنچانے کیلئے جہاں معتدل مزاج علمائے کرام کی خدمات حاصل کی جائیں وہاں ایسا لٹریچر بھی فراہم کیا جائے جو آسان زبان میں تحریر ہو۔

موجودہ حالات میں بار بار مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کرنا ناممکن ہے۔ لہذا تجویز ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستہ صاحب عقل ودانش، مفکرین اور حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھنے والے صاحب بصیرت علماء پر مشتمل ایک تھنک ٹینک (Think Tenk) تشکیل دے دیا جائے۔جو سر جوڑ کر مسلسل مشاورت کریں۔اور ایسی جماعتی پالیسی ترتیب دیں جس سے کتاب وسنت کی دعوت عام ہو۔اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک حق کی آواز پہنچے۔اور مرکزی جمعیت قومی سطح پر ایک موثر تحریک بن کر ابھرے۔اور اسکی پالیسیاں منصفانہ، عادلانہ اور وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔اس کے ساتھ عالمی حالات پر بھی سوچ بچار کریں۔اور ان کا مقابلہ کرنے اور موثر کردار ادا کرنے کیلئے راہ عمل متعین کرے۔ان کی ذمہ داری یہ بھی ہو کہ پورے پاکستان سے باصلاحیت نوجوانوں کو تلاش کرکے ان کی جماعتی ذہن سازی کریں اور مستقبل کی قیادت کیلئے انکو تیار کریں۔

مادی وسائل کے بغیر کوئی تنظیم یا جماعت کوئی کردار ادا نہیں کرسکتیں۔ لہذا تمام ممبران شوریٰ پر مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ چندہ لگایا جائے علاوہ ازیں اپنے حلقہ احباب سے بھی بھرپور تعاون فراہم کرائیں۔مرکز کی مضبوطی کے بغیر ذیلی تنظیمیں کوئی کردار ادا نہیں کرسکتی لہذا ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ مختلف مواقع پر چندہ مہم چلائیں۔اور مرکز تک پہنچائیں۔

مرکزی جمعیت کے قائدین سے بھی التماس ہے کہ وہ مرکز کی پالیسیوں سے متواتر اراکین شوریٰ کو آگاہ رکھا کریں۔نیز گاہے بگاہے ہدایات جاری کرتے رہا کریں اس طرح تمام حضرات کے ساتھ رابطہ قائم رہتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ تمام اراکین شوریٰ اجلاس میں شریک ہوکر اپنی ذمہ داری ادا کریں گے اور پرخلوص مشوروں سے نوازیں گے۔